دعوت نامہ

آؤ آج بتاؤں میں　　دل کی گہرائی کا راز۔
آؤ آج سناؤں میں　　ایک اچھوتا نغمۂ ساز۔
آؤ مندر میں آؤ
میرے اس من مندر میں۔
ننھّا موتی بن جاؤ
دل کے سُونے ساگر میں۔
آؤ، ساگر میں دیکھو　　لہروں کی ہر کروٹ میں
اپنا چہرہ - اپنا نام　　سُن لو ہر اک آہٹ میں۔
کب سے تنہا بیٹھا ہوں،
آؤ، اب آ بھی جاؤ۔
تم بن چُپکا چُپکا ہوں
آؤ دو باتیں کر لو۔
آؤ چُپکے سے سُن لو　　ہچکی کھاتے نغموں میں،
اپنا ننھّا، پیارا نام،　　میرے دل کے گیتوں میں۔

۱-۱۱-۱۹۳۴ء

(بیاضِ میراجی)

خودنفسی

جوانی میں ساتھی ہے جو اضطراب،
نہیں کوئی اس کا علاج،
مگر ایک عورت۔

کھلے جب نہ مجھ پر وسیلوں کا باب،
ملے جب نہ چاہت کا تاج،
تو پھر کیا کروں میں؟

مگر کیوں سہارا رہے غیر کا؟
کہ تسکیں کو جب ڈھونڈ لے،
میرا دل خودی میں۔

خیالوں میں تسکیں کو ڈھونڈا کیا،
تصوّر کے پر جا ملے،